ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

پاکستان میں
حفاظتِ اسلام کا علمبردار

قد قطعت شجرۃ خبیثۃ

کٹا انگریز کا پودا مسلمانو مبارک ہو — گرا شیطان کا تودہ مسلمانو مبارک ہو

مقدر قوم کا جاگا کہ باطل دم دبا بھاگا — زمیں پر عظمتِ حق کے نگہبانو مبارک ہو

ہوئی فتحِ مبیں آخر کہ دشمن ہو گیا خاسر — حریمِ ناز کے دربانو مبارک ہو

جلا ہے خرمنِ باطل ہوا فضلِ خدا شامل — غلامانِ محمدؐ شعلہ سامانو مبارک ہو

بتِ مرزائیت ٹوٹا خمِ ابلیسیت پھوٹا — رسولِ پاکؐ کے جانباز دیوانو مبارک ہو

ضیاءِ مصطفےٰ پھیلی ہوئی کافور تاریکی — حبیبِ پاکؐ کی شمع کے پروانو مبارک ہو

محمد سعید ملتانی

سچے مومنوں کے اوصاف

قرآن حکیم کی روشنی میں

امام الہند حضرت مولانا
ابوالکلام آزادؒ

(ا) التائبون یعنی وہ جو اپنی توبہ میں سچے اور پکے ہوتے ہیں اور ہر حال میں اللہ کی طرف رجوع کرتے اور اپنی غفلتوں اور لغزشوں پر نادم رہتے ہیں۔

(ب) العابدون:۔ یعنی وہ جو اللہ کی عبادت میں سرگرم رہتے ہیں اور ان کی ساری بندگیاں اور نیاز مندیاں صرف اسی کے لئے ہوتی ہیں۔

عبادت سے مقصود عبادت خاص بھی ہے، اور عام بھی۔ خاص یہ ہے کہ خاص وقتوں اور خاص شکلوں کی عبادت جو دین نے حق قرار دے دی ہے۔ اسے پورے اخلاص اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرے۔ عام یہ کہ انسان کی فکری حالت عبادت گذار نہ ہو جائے۔ اور پھر وہ جو کچھ بھی سے۔ جو کچھ بھی کہے اور جو کچھ بھی کرے۔ سب میں ایک عابدانہ روح کام کر رہی ہے۔

(ج) الحامدون:۔ یعنی وہ جو اپنے فکر سے اور اپنے قول سے اللہ کی حمد و ستائش کرنے والے ہیں۔ فکر سے حمد و ستائش یہ ہوئی کہ بحکم وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ (۳ : ۱۹۱) آسمان و زمین کی خلقت میں غور و فکر کرنا اور ان تمام کارفرمائیوں کی معرفت حاصل کرنا جو اس کی محمودیت و جمال پہ دلالت کرتی ہے۔ قول سے حمد و ستائش اس فکری حالت کا قدرتی نتیجہ ہے۔ کیونکہ جس ہستی کی محمودیت دل و دماغ میں بس جائے گی ضروری ہے کہ زبان سے بھی بے اختیار اس کی حمد و ثناء کے ترانے نکلنے لگیں۔

(د) السائحون:۔ وہ جو راہ حق میں سیر و سیاحت کرتے ہیں یعنی بحکم قد خلت من قبلکم سُنَنٌ فسیروا فی الارض (۳ : ۱۳۷) زمین میں عبرت و نظر کے لیے گردش کرتے ہیں۔ علم کی ڈھونڈھ میں نکلتے ہیں۔ راہ حق میں جدوجہد کرتے ہوئے ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ کا رُخ کرتے ہیں۔ حج کے لیے خشکی و تری کی مسافتیں قطع کرتے رہتے ہیں

(ﮦ) الراکعون الساجدون:۔ وہ جو اللہ کے آگے جھک جاتے ہیں اور رکوع و سجود سے کبھی نہیں تھکتے۔ یہ رکوع و سجود کی حالت جسم پر بھی طاری ہوتی ہے قلب پر بھی طاری ہوتی ہے۔ اور زبان پر بھی طاری ہوتی ہے۔

(و) الامرون بالمعروف والناھون عن المنکر:۔ جو نیکی کا حکم دیتے ہیں۔ اور برائیوں سے روکتے ہیں یعنی صرف اپنے نفس کی اصلاح پر قانع نہیں ہو جاتے بلکہ دوسروں کی بھی اصلاح کرتے ہیں اور دنیا میں حق و عدالت کے نشر و قیام کو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

(ز) الحافظون لحدود اللہ:۔ یہ آخری وصف اور آخری مقام ہے۔ یعنی وہ جو ان تمام حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ جو اللہ نے انسان کے لیے ٹھہرا دی ہیں۔ قران کی اصطلاح یہ ہے کہ تمام واجبات و حقوق کو خواہ افراد کی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں خواہ جماعت سے وہ حدود اللہ سے تعبیر کرتا ہے یعنی یہ حدیں ہیں۔ جو مقرر کر دی گئیں ان کے ٹوٹنے میں انسانی امن و سعادت کی بنیادوں کا ٹوٹ جانا ہے۔

یہ کل سات وصف ہوئے اور جس ترتیب سے بیان کئے گئے ہیں وہ قابل غور ہیں۔ یہ گویا نفس انسانی کے تزکیہ و ترقی کے سات درجے ہیں۔ یا سات طبقے جو یکے بعد دیگرے ٹھیک اسی ترتیب سے سلوک ایمانی میں پیش آتے ہیں۔

جب کوئی انسان راستی و ہدایت کی راہ میں قدم اٹھائے گا۔ تو قدرتی طور پر پہلا مقام توبہ و انابت ہی کا ہوگا۔ یعنی پچھلی غفلتوں اور گمراہیوں سے (خواہ وہ کفر کی ہوں، خواہ اتفاق کی، خواہ معاصی و ذلات کی) باز آئے گا۔ اور آئندہ کے لئے ان سے بچنے کا عہد کرے گا۔ اور اپنے سارے دل اور ساری روح سے اللہ کی طرف رجوع ہو جائے گا۔ اور یہی توبہ کی حقیقت ہے۔ پھر اگر توبہ سچی ہوگی تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ اللہ کی بندگی و نیاز مندی کی سرگرمی پیدا ہو جائے۔ بس یہ دوسری منزل ہوئی یا سلوک ایمانی کا دوسرا طبقہ۔ پھر چونکہ عبادت گذاری کی زندگی کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ فکر اور ذکر کا مقام حاصل ہو جائے۔ اور "ملکوت السمٰوات والارض" کے مشاہدہ و معرفت کا دروازہ کھل جائے اس لیے تیسری منزل تحمید و تسبیح کی منزل ہوئی۔ یعنی اللہ کی حمد و ثناء کے جوش سے معمور ہو جانے کی منزل۔ کہ ربّنا ما خلقت ھذا باطلاً (۳ : ۱۹۱) پھر اگر توبہ و انابت کا تنبہ عبادت کا ذوق اور تحمید و تسبیح کا عرفان کامل درجہ کا ہے تو ممکن نہیں کہ وہ مومن صادق کو گھر میں چین سے بیٹھنے دے ضروری ہے کہ وطن و مکان کی الفت کی زنجیریں ٹوٹیں اور سیر و سیاحت میں قدم سرگرم ہو جائیں پس یہ چوتھی منزل ہوئی اور السائحون کا طبقہ چوتھا طبقہ ہوا۔

ان چار منزلوں سے جو کاروان عمل گذر گیا اس نے اصلاح نفس کی مسافت طے کر لی ہیں اب پانچویں منزل الراکعون الساجدون کی ہوئی۔ یعنی بندگی و نیاز مندی میں پورے ہو گئے۔ اور اللہ کے آگے سر نیاز ہمیشہ کے لیے جھک گیا اب امرون بالمعروف والناھون عن المنکر کا مقام انہیں حاصل ہو جائے گا۔ (یعنی اپنی تعلیم و تربیت کا معاملہ پورا کر کے دوسروں کے لئے معلم مربی ہو جائیں گے۔ چنانچہ چھٹی منزل یہی ہوتی اور اسی سے آخری منزل کے ڈانڈے مل گئے کہ الحافظون لحدود اللہ کا مقام ہے۔ یہاں پہنچ کر ان کے تمام اعمال حدود الٰہی کے سانچے میں ڈھل جاتے ہیں۔

وہ خود اپنے اعمال میں بھی حدود اللہ کی کامل نگہداشت رکھتے ہیں اور اپنے وجود سے باہر بھی ان کے نفاذ و نگہبانی کرتے ہیں۔



بیادگار شیخ التفسیر
حضرت مولانا احمد علی صاحب رح
زیر سرپرستی
حضرت مولانا عبید اللہ انور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

نگران اعلیٰ
قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود
ایڈیٹر
زاہد الراشدی

شمارہ ۳۳ | جمعہ ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ مطابق ۴ اکتوبر ۱۹۷۴ء ۔ قیمت ۵۰ پیسے | جلد ۱۷

پاکستان ـــ امریکی مفاد کی کڑی؟

برطانیہ کے اخبار "ایوننگ اسٹینڈرڈ" کی ایک اطلاع کے مطابق اب اس بات کا امکان پیدا ہو گیا ہے کہ امریکہ پاکستان کی فوجی امداد بحال کر دے گا۔

اخبار کے مطابق امریکی وزیر خارجہ مسٹر ہنری کیسنگر نے رائے ظاہر کی ہے کہ "پاکستان مشرق وسطیٰ میں بڑھتے ہوئے امریکی مفاد کی اہم کڑی ہے" اور ان کے خیال میں اس علاقے میں پاکستان اور ایران ہی دو ایسے ملک ہیں جن پر امریکہ تکیہ کر رہا ہے"۔

جہاں تک امریکہ کی فوجی امداد کی بحالی کا تعلق ہے، اگر امریکہ پاکستان کی امداد بحال کر دے تو اس سے پاکستان کو دفاعی ضروریات پوری کرنے اور برصغیر میں طاقت کا توازن برقرار رکھنے میں یقیناً مدد ملے گی، لیکن اس امداد کے پس منظر میں ڈاکٹر کیسنگر کے ریمارکس کے پیش نظر ہم اس خدشہ کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ شاید ایک بار پھر پاکستان کی خارجی پالیسیوں کے گرد استعماری زنجیروں کا حلقہ تنگ کیا جا رہا ہے اور امریکہ کی طرف سے فوجی امداد کی یہ بحالی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

ہم نے ابتدا ہی سے اس واضح اور دو ٹوک رائے کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان کو بین الاقوامی سیاسیات میں کسی بھی بلاک سے وابستہ ہوئے بغیر انصاف، ملی تقاضوں اور قومی مفادات کی بنیاد پر اپنی پالیسیوں کو ترتیب دینا چاہیئے۔

پاکستان کا مقام یہ نہیں کہ وہ علاقہ میں کسی بڑی طاقت کے مفادات کی اہم "کڑی" ثابت ہو، بلکہ یہ ہے کہ وہ اسلامی برادری کو ایک پلیٹ فارم پر منظم کرتے ہوئے عالم اسلام کے بے پناہ وسائل توانائی اور افرادی قوت کو مجتمع کرے اور اس طرح دنیائے اسلام کو مفاد پرست طاقتوں کی خود غرضی کا شکار ہونے سے بچائے۔

ہمیں یقین ہے کہ اگر پاکستان میں سادگی اور کفایت شعاری کے اسلامی اصولوں پر اقتصادی منصوبہ بندی کر کے ہم اپنے اور عالم اسلام کے وسائل کو ملت اسلامیہ کی سربلندی اور دفاعی ضروریات کے لئے استعمال میں لائیں تو ہمیں اپنی اقتصادی اور دفاعی ضروریات کے لئے کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوگی۔

عالم اسلام کے ساتھ استعماری قوتوں کا رویہ ہمیشہ معاندانہ رہا ہے۔ خصوصاً امریکی سامراج نے تو ہر مشکل موقع پر مسلم قوم کو زک پہنچائی ہے۔ مشرق وسطیٰ میں اسرائیل نوازی، پاکستان کے ساتھ فوجی معاہدوں کے باوجود مشکل مواقع پر پاکستان کا ساتھ نہ دینا، اور اب قبرص کی جنگ کے موقع پر قریب ترین حلیف ترکی کی فوجی امداد بند کر دینے کے بارے میں امریکی کانگرس کا غور و خوض اس امر کا غماز ہے، کہ بین الاقوامی استعماری قوتیں قدم قدم پر عالم اسلام کے لئے مشکلات پیدا کر کے مسلم ممالک کو ہمیشہ کے لئے اپنی سیاسی اغراض کے شکنجے میں جکڑے رکھنا چاہتی ہیں۔ اس لئے ہم پاکستان کے قومی حلقوں سے گذارش کریں گے کہ وہ اس نئی صورت حال پر سنجیدگی سے توجہ دیں اور قومی سطح پر اس امر کی سعی کریں کہ پاکستان بین الاقوامی سیاسیات میں بڑی طاقتوں کے مفادات کی کڑی ثابت ہونے کے بجائے ایسی پالیسی پر گامزن ہو، جس سے وہ عالم اسلام کے اتحاد اور ملت اسلامیہ کی سربلندی کی خاطر اپنا کردار ادا کر سکے

(۲۹ ستمبر)

انتخابی فہرستوں کی تیاری

الیکشن کمیشن نے آئندہ الیکشن کے لئے انتخابی فہرستوں کی مدت میں ۱۳ اکتوبر تک توسیع کر دی ہے اور اب ۱۳ اکتوبر تک ووٹروں کے نام انتخابی فہرستوں میں درج کئے جا سکیں گے۔

چونکہ ان انتخابی فہرستوں پر آئندہ انتخابات کا دار و مدار ہے اور گذشتہ ضمنی انتخابات میں حکمران پارٹی کی طرف سے کھلم کھلا دھاندلیوں کے پیش نظر اس امکان سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا کہ دھاندلیوں کی یہ روایت کہیں ان فہرستوں پر بھی اثر انداز نہ ہو جائے۔ اس لئے ہم جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں خصوصاً ضلعی عہدہ داروں سے گذارش کریں گے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں انتخابی فہرستوں کی تیاری کے کام کی کڑی نگرانی کریں۔ اور اس امر کی سعی کریں کہ کوئی جائز ووٹ ان فہرستوں میں درج ہونے سے رہ نہ جائے۔ (۳۰ ستمبر)

تعلیمی پریس میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

بطل العروبة والاسلام

حماد سواتی

غازی جمال عبدالناصرؒ

عرب اتحاد کا عظیم علمبردار، مغربی سامراج کا سب سے بڑا دشمن

ناصرؒ کا نعرۂ عرب اتحاد آج عرب عوام کے دلوں کی دھڑکن بن چکا ہے

صدر جمال عبدالناصر ۱۵ جنوری ۱۹۱۸ء کو شمالی مصر کے ایک چھوٹے سے گاؤں بنی مور میں ایک متوسط الحال مصری گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آٹھ برس کی عمر میں انہیں تحصیل علم کے لئے قاہرہ بھیج دیا گیا، جہاں انہوں نے نہضۃ المصر ثانوی سکول میں داخلہ لیا۔ ثانوی تعلیم کی تکمیل کے بعد ۱۹۳۷ء میں جب ان کی عمر ۱۹ برس تھی۔ وہ ملٹری اکیڈمی میں داخل ہوئے۔ جہاں سے تکمیل پاکر نکلے تو جولائی ۱۹۳۸ء میں انفنٹری میں سیکنڈ لیفٹیننٹ کی حیثیت سے کمشن مل گیا۔ بعد ازاں تھرڈ کیولری بٹالین سے منسلک ہوگئے اور ان کا تقرر ملک آباد میں ہوا۔ یہیں ان کی ملاقات زکریا محی الدین انور السادات اور احمد انور سے ہوئی اور ان لوگوں سے تبادلہ خیالات کا موقع ملا۔ صدر جمال عبدالناصر کی تصنیف "فلسفہ انقلاب" کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ سکول کے زمانے ہی سے مصر کی سیاسی صورت حال سے مطمئن نہ تھے۔ اور اسے بدلنے کی خواہش ہمیشہ ان کے دل میں موجزن رہی۔ ۱۹۳۹ء میں دوسری جنگ عالمگیر کے آغاز پر ان کا تبادلہ سکندریہ ہوگیا۔ یہاں ان کی ملاقات عبدالحکیم عامر سے ہوئی۔ بعد میں انہیں العالمین اور سکندریہ کے درمیان ایک فوجی کیمپ میں متعین کر دیا گیا۔ وہاں سے دو برس کے لئے سوڈان بھیج دیئے گئے۔ ۱۹۴۲ء میں انہیں ملٹری اکیڈمی میں انسٹرکٹر مقرر کیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ جنرل سٹاف کالج میں داخل ہوگئے اور وہاں سے گریجولیشن کرنے کے بعد لیکچرر کی حیثیت سے فرائض انجام دینے لگے۔ ۱۹۴۸ء میں جنگ فلسطین شروع ہوئی تو ناصر نے فوج سے استعفا دے دیا، تاکہ وہ رضاکار کی حیثیت سے جنگ میں شریک ہوسکیں لیکن ان کا استعفےٰ منظور نہ ہوا۔ جب مصر نے جنگ فلسطین میں شامل ہونے کا فیصلہ کرلیا تو انہیں جنگ پر بھیجا گیا۔ جنگ کے دوران میں وہ شدید زخمی ہوگئے چنانچہ وہ کچھ عرصہ غزہ کے فوجی ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ اس جنگ میں انہیں دو مرتبہ فوجی اعزاز "فواد سٹار" ملا۔ وہیں انہوں نے آزاد خیال افسروں کی تنظیم کا خاکہ مرتب کیا۔ اس تنظیم نے صدر ناصر کی قیادت میں ۲۳ جولائی ۱۹۵۲ء کو مصر میں انقلاب بپا کیا تھا ۹ ستمبر ۱۹۵۲ء کو زرعی اصلاحات کا قانون منظور ہوا جس کے تحت حد ملکیت دو سو ایکڑ تک مقرر کی گئی۔ اس طرح مصر میں پہلی مرتبہ فلاحین (مزارعوں) کو جو صدیوں سے جاگیرداری نظام میں پستے چلے آئے تھے معاشی آزادی حاصل ہوئی۔ زرعی اصلاحات کے ساتھ ہی امداد باہمی کی تحریک کو فروغ دیا گیا۔ اس عرصے میں نئی حکومت معاشرتی اصلاحات۔ اور قومی ترقی کے مسائل پر بھی متوجہ رہی اور ایک نئے معاشرے کی تشکیل کے لئے ایک حقیقت پسندانہ طرزِ عمل اختیار کیا گیا۔ ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۴ء کو مصر سے برطانوی افواج کے انخلاء کے سلسلہ میں ایک معاہدے پر دستخط ہوئے اور قرار پایا کہ بیس ماہ میں تمام برطانوی افواج مصری علاقے سے نکل جائیں۔ اس طرح مصر کو تین ربع صدی کے غیر ملکی تسلط سے نجات مل گئی۔ جون ۱۹۵۶ء میں جمال عبدالناصر جمہوریہ مصر کے پہلے صدر منتخب ہوئے۔ صدر ناصر نے اہل مصر ہی نہیں پوری دنیائے عرب کے عوام کے دلوں پہ حکمرانی کی۔ وہ عربوں کی بیداری کا نشان بنے، انہوں نے عربوں کو آزادی کی راہ دکھائی۔ اور اس پر ثابت قدم رہنے کا چلن سکھایا۔ ان کا دور اقتدار مسلسل آزمائش میں گذرا۔ نہر سویز پر ۱۹۵۶ء میں اینگلو فرانسیسی اور اسرائیلی حملے نے مصر کو نہایت ہی نازک صورت حالات سے دوچار کر دیا۔ لیکن صدر ناصر کے پائے استقلال نے لغزش نہ کی۔ انہوں نے کمال جرأت و پامردی کا مظاہرہ کیا۔ اور اس امتحان سے سرخرو نکلے۔

انہیں دوسری بڑی آزمائش کا سامنا جون ۱۹۶۷ء میں اس وقت ہوا۔ جب اسرائیل نے عربوں کے خلاف جنگ چھیڑ دی اور صحرائے سینائی سمیت کئی عرب علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ نہر سویز بند ہو گئی۔ جس سے مصر کے لئے چند در چند اقتصادی مشکلات پیدا ہوگئیں۔ صدر ناصر نے اسرائیل کے ہاتھوں عربوں کی شکست کی ذمہ داری اپنے سر لے لی اور صدارت کے منصب سے استعفا دے دیا۔ لیکن عرب عوام اور دوست عرب ممالک کے اصرار پر انہوں نے استعفا واپس لے لیا۔ انہوں نے اسرائیل کا مقابلہ کرنے کے لئے مصر کی طاقت میں نمایاں اضافہ کیا اور اسے اس قابل بنا دیا کہ وہ اسرائیل کی کسی آئندہ جارحیت کا موثر سدباب کر سکے۔ وہ تادم واپسیں مقبوضہ عرب علاقوں کو واگذار کرنے کی جدوجہد کرتے رہے۔ شبانہ روز محنت نامساعد حالات، اسرائیلی جارحیت اور اردن میں فدائیوں اور حکومت کے درمیان بڑھتے ہوئے اختلافات کے باعث ان کی صحت بری طرح متاثر ہوئی۔ ۲۸ ستمبر ۱۹۷۰ء کو دنیائے عرب کا یہ بطل جلیل اپنے خالق حقیقی سے جا ملا۔ صدر ناصر نے مصر کے اقتصادی استحکام کے لئے دوررس اقدامات کئے۔ اسوان ڈیم کی تعمیر ان کا ایک ناقابل فراموش کارنامہ تصور ہوتا رہے گا۔ انہوں نے مصری عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے ہمہ جہتی اصلاحات نافذ کیں، جو دوائر پر محیط ہیں۔

غازی مرحوم نے عرب عوام کو اتحاد کا سبق دیتے کے ساتھ ساتھ ان کی فکری رہنمائی بھی کی اور انہیں بتایا کہ عرب دنیا اور ملت اسلامیہ کی فلاح مغرب کی تقلید میں نہیں بلکہ اسلام کی اعلیٰ تعلیمات اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے میں ہے۔ ناصر مرحوم نے ایک کتاب "العدالۃ الاجتماعیہ وحقوق الفرد" کا دیباچہ لکھتے ہوئے کیا اچھی بات کہی ہے کہ:۔

"ہم مسلمان اور عرب عوام آج دنیا کو اس مسئلہ پر حیران و سرگرداں دیکھتے ہیں کہ فرد اور معاشرہ کا آپس میں کیا تعلق ہے اور معاشرہ کا انتظام کیا ہونا چاہیئے تو ہمیں تعجب ہوتا ہے۔ کیونکہ جس مسئلہ پر آج دنیا کی حکومتیں اور جماعتیں لڑ رہی ہیں۔ اس کا حل اسلام نے آج سے تیرہ سو برس پہلے پیش کر دیا تھا اور ہمارا یقین ہے کہ آج بھی انسانی مشکلات کا واحد اور آخری حل یہی ہے کہ قرآن کریم اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش کردہ تعلیمات پر انسانی اجتماعیت کی بنیاد رکھی جائے۔

آئندہ شمارہ شائع نہیں ہوگا

بعض انتظامی و مالی مجبوریوں کی وجہ سے آئندہ شمارہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(ادارہ)

تعارف و تبصرہ

از جناب قاری فیوض الرحمٰن ایم اے
ایبٹ آباد

حضرت مولانا مفتی بشیر احمد پسروری

امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ

ولادت

آپ ۱۳۲۲ھ میں بمقام "ڈہوا" تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خاں میں جناب حکیم مولوی فتح محمد صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم (۱۲۸۰ - ۱۳۶۱ھ) بھی اچھے عالم اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔ قومیت کے لحاظ سے "ارائیں" اور پیشہ کے لحاظ سے "تاجر" تھے۔ سنہ ۱۳۶۱ھ میں انتقال فرما گئے نماز جنازہ حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ نے پڑھائی

ابتدائی تعلیم

سات برس کی عمر میں حضرت میاں جی محمد حیات صاحبؒ سے قرآن مجید ناظرہ ختم کیا۔ پھر عربی علوم کی طرف متوجہ ہوئے۔ فارسی، صرف، نحو اور فقہ کی کتابیں اپنے والد صاحبؒ سے پڑھیں۔ شرح مائۃ عامل، کافیہ اور ملا جامی حضرت والد صاحبؒ نے حفظ کرادی تھیں۔ کچھ کتابیں مولانا محمد مٹھا صاحب (فاضل دیوبند) ساکن بستی شیلانی مدرس مسجد سردار کریم داد خان، محلہ اندر کوٹ "ڈہوا" سے پڑھیں والد صاحب کے سفر بنگال کے دوران کریما نامی فارسی کی کتاب مولانا محمد گہنا صاحب قیصرانیؒ سے پڑھی

مدرسہ محمودیہ تونسہ شریف میں

۱۳۳۷ھ میں آپ نے مدرسہ محمودیہ تونسہ شریف میں داخلہ لیا اور مولانا علی گوہر صاحب قیصرانیؒ سے ہدایہ، عبدالغفور، شرح جامی مولانا محمد اشرف صاحبؒ فاضل دیوبند سے اصول الشاشی اور "نور الانوار" مولانا عبدالعظیم صاحب سے حسامی اور قطبی اور مولانا عبدالسلام صاحب سکندر پوری ہزاروی سے نفحۃ الیمن وغیرہ کتب پڑھیں۔ ۱۳۳۷ھ سے ۱۳۴۰ھ تک اسی مدرسہ میں قیام رہا۔ البتہ ۱۳۳۸ھ میں خانقاہ سراجیہ حسن آباد ضلع مظفر گڑھ کے مشہور بزرگ حضرت مولانا الحاج غلام حسن صاحبؒ سے بیعت ہوئے اور اسی اثناء میں کچھ عرصہ یہاں بھی قیام کیا۔ اس قیام کے دوران آپ نے حضرت مولانا مرید احمد صاحب قریشی فاضل دیوبند آف ضلع میانوالی، مولانا محمد رمضان آف شاہ پور سرگودھا اور مولانا خفیر محمد صاحب سے بھی استفادہ کرتے رہے

ضلع مظفر گڑھ میں

شہر مظفر گڑھ کی عیدگاہ میں بھی ایک مدرسہ تھا۔ وہاں مشہور عالم حضرت مولانا غلام رسول صاحب تلمیذ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحبؒ سے بھی چند ماہ تک علمی استفادہ کیا

اعلیٰ تعلیم ملتان میں

سنہ ۱۳۴۲ھ میں آپ نے مدرسہ نعمانیہ محلہ قدیر آباد ملتان میں داخلہ لیا۔ اور موقوف علیہ کی تکمیل کے بعد سنہ ۱۳۴۴ھ میں حضرت مولانا غلام محمد صاحب ساکن کھاکھی تحصیل شجاع آباد ملتان تلمیذ حضرت مولانا سیف الرحمٰن صاحب پشاوری سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔

دورۂ تفسیر

سنہ ۱۳۴۴ھ ہی میں آپ نے حضرت مولانا احمد علی صاحب شیرانوالہ گیٹ لاہور میں دورہ تفسیر پڑھا اور امتحان میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

واپسی

فراغت کے بعد آپ واپس اپنے آبائی قصبہ "ڈہوا" پہنچے اور دینی و تبلیغی کام کا آغاز فرمایا۔ اس اثناء میں شدھی کی تحریک چل پڑی مسلمانوں نے متحد ہوکر اس کا مقابلہ کرنے کے لئے آل انڈیا ایجوکیشنل کمیٹی کی بنا ڈالی۔ اس کمیٹی نے حضرت مولانا احمد علی صاحب سے ۴۰ - ۵۰ مستعد علماء طلب کئے جو مسلمانوں کو سوامی شردھانند کے فتنہ ارتداد سے بچا سکیں۔ حضرتؒ نے آپ کو بلا بھیجا۔ آپ لاہور پہنچے تو حضرتؒ نے آپ کو پسرور (جہاں اچھوت زیادہ آباد تھے) میں "انجمن تبلیغ الاسلام" کے تحت کام کرنے ہدایت فرمائی

پسرور میں

سنہ ۱۹۲۵ میں آپ شاہی مسجد پسرور پہنچے اور ۲۵ روپے کے مشاہرہ پر کام کرنا شروع کر دیا۔ سنہ ۱۹۲۸ء تک آپ نے آپ سے اسی مشاہرہ پر درس قرآن وعظ و تبلیغ اور خطبات جمعہ دیتے رہے۔ پھر اس کے بعد متوکلاً علی اللہ بغیر کسی تنخواہ کے کام کرنا شروع کر دیا۔ جو اب تک اسی طرح جاری ہے۔

سنہ ۱۹۲۸ء میں وائسرائے ہند کی طرف سے سارڈا ایکٹ پاس کیا گیا۔ جس کا ایک جزو یہ تھا کہ جب تک لڑکی کی عمر ۱۶ برس اور لڑکے کی ۱۸ برس نہ ہو، تب تک ان کا نکاح نہ کیا جائے۔ جمعیۃ علماء ہند نے اسے مداخلت فی الدین سمجھتے ہوئے اس کی مزاحمت کی اور مذکورہ عمر سے کم عمر کے ہزاروں کی تعداد میں نکاح پڑھا کر حکومت کو "رجوع" پر مجبور کر دیا آپ نے بھی اس میں نمایاں حصہ لیا۔ سنہ ۱۹۲۹ء میں مجلس احرار اسلام نے پسرور میں تبلیغی شعبہ قائم کیا۔ آپ اس کے امیر منتخب ہوئے۔ سنہ ۱۹۲۹ء میں سجادہ نشین چورہ شریف پسرور تشریف لے گئے۔ انہوں نے پسرور کی نواحی بستیوں میں اپنے ساتھ رکھا اور "قادیان" ضلع گورداسپور بھی اپنے ساتھ لے گئے۔ آپ نے قادیان میں ختم نبوت پر تقریر کی اور صبح کے درس میں "فضائل صحابہ" پر بیان ہوا۔

تحریک کشمیر

تحریک کشمیر میں آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس کی پاداش میں ۱۳ نومبر سنہ ۱۹۳۱ء کو آپ گرفتار کر لئے گئے اور ۲۴ فروری سنہ ۱۹۳۳ء کو رہائی ہوئی۔

حج

سنہ ۱۳۵۲ھ مطابق سنہ ۱۹۳۳ء میں آپ کو حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ محرم سنہ ۱۳۵۶ھ میں واپسی ہوئی

جمعیۃ تنظیم اہلسنت کا قیام

سنہ ۱۹۴۶ء میں سردار احمد خاں صاحب تیانی رئیس اعظم بستی جام پور ڈیرہ غازی خاں (جو اس جمعیۃ کے بانی تھے) نے جماعتی طور پر فیصلہ کیا کہ پنجاب میں بڑھتے ہوئے فتنہ رفض کے تدارک کے لئے ۱۱ مستند علماء تربیت کے لئے لکھنؤ بھیجے جائیں اور خرچہ تنظیم کے ذمہ ہوگا۔ ان گیارہ علماء میں ایک آپ بھی تھے۔ مولانا لال حسین اخترؒ کی سربراہی میں یہ جماعت لکھنؤ پہنچی اور حضرت مولانا عبدالشکور صاحبؒ لکھنوی سے تربیت حاصل کر کے دو ماہ کے بعد واپس لوٹی۔ آپ نے اپنے قیام لکھنؤ کے دوران ایک تحقیقی مقالہ "تحقیق متعہ" کے نام سے تالیف فرمایا۔ جسے علامہ عبدالشکور صاحب نے بہت پسند فرمایا، اور اس پر تقریظ بھی لکھی۔ یہ رسالہ ۸۰ صفحات پر مشتمل تھا۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت

تقسیم ملک کے بعد مجلس احرار اسلام نے سیاست سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ اس عرصہ اثناء میں مرزائیوں کو بڑھنے، پھیلنے پھولنے کا خوب موقع ملا۔ انہوں نے

بڑے بڑے عہدے حاصل کر لئے۔ مسلمانوں میں اس کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا ہوئے اور مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر نے مل کر "مجلس عمل" بنائی اور اس کے تحت حکومت سے مطالبہ کیا کہ (۱) ظفر اللہ قادیانی کو وزارت خارجہ کے عہدہ سے ہٹا کر یہ عہدہ کسی مسلمان کو دیا جائے۔ مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے اور کسی کلیدی آسامی پر کسی مرتد کو نہ لگایا جائے۔ یہ تحریک اتنی زور آور تھی کہ حکومت کو ۷۰ دن تک مارشل لا لگانا پڑا۔ مسلمانوں کے جلوس نکلتے اور نعرے بلند کرتے "پاکستان کا مطلب کیا، کرفیو، گولی مارشل لاء"۔ لاہور کے چوراہوں میں مشین گنوں سے تحفظ ختم نبوت کے پاسبانوں کے سینے چھلنی کئے جاتے۔ صرف لاہور میں شہید ہونے والوں کی تعداد دس ہزار سے متجاوز تھی۔ آپ نے بھی اس تحریک میں نمایاں حصہ لیا، اور ۱۴ر مارچ ۱۹۵۳ء کو گرفتار کر لئے گئے۔ دس ماہ کے بعد رہائی ہوئی۔

۹ر اپریل ۱۹۵۴ء کو جلاوطنی کا نوٹس ملا۔ ۱۳ر اپریل کو لاہور سٹیشن سے "ڈھوا" روانہ ہوئے ۱۶ر اپریل کو وہاں پہنچے۔ ایام نظربندی میں ۴۳ دن گذرنے کے بعد باقی وقت سرگودھا میں گذارنا پڑا، ۷ ماہ تک جلاوطن رہے۔

زبان بندی

۲۷ر اپریل ۱۹۶۰ء کو تین ماہ کے لئے آپ کی "زبان بندی" کا آرڈر ہوا۔

مسجد کی نئی تعمیر

۲۹ر اگست ۱۹۵۷ء کو مسجد کے درمیانے گنبد کی غربی دیوار بارش کی شدت اور زلزلہ کے جھٹکے سے گر پڑی۔ ۴ر اکتوبر ۱۹۵۷ء کو آپ نے سنگ بنیاد رکھا ۷ ماہ میں نہایت وسیع مسجد تیار ہو گئی۔ جب مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی تو حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ آپ کی دعوت پر تشریف لائے اور درس قرآن سے سامعین کو فیضیاب فرمایا۔

روحانی مسلک

صاحبزادہ فیض الحسن صاحب کے جد امجد سید محمد امین شاہ کے ایک معروف خلیفہ الحاج نظام الدین صاحب نے ۱۹۳۰ء میں آپ کو سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

اس سے قبل ۱۳۳۸ھ میں آپ نے الحاج غلام حسن صاحبؒ کے ہاتھ پر سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت کی تھی۔ ۱۳۵۸ھ میں ان کے انتقال کر جانے کے بعد آپ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ کے ہاتھ پر سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت ہوئے۔ ۱۳۶۱ھ میں حضرت موصوف نے آپ کو بیعت کرنے کی اجازت بخشی۔

اولاد

آپ کا پہلا نکاح سردار محمد اکبر خان ولد نورنگ خان بلوچ نمبردار بستی ترمن کی دختر نیک اختر مریم خاتون سے ہوا۔

دوسرا نکاح ۱۵ر محرم ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۹۳۱ء میں جناب مولانا قائم الدین صاحب صدیقی ہیڈ ماسٹر ساکن قلعہ سوبھا سنگھ کی دختر مسمات محمد بی بی سے ہوا۔ ان کے بطن سے گیارہ بچے پیدا ہوئے۔ جن میں سے چار زندہ ہیں۔ بڑی صاحبزادی کا نام رضیہ بی بی ہے۔ جو میٹرک جے وی کے علاوہ دینی تعلیم سے آراستہ ہیں اور مولانا قائم الدین صاحب صدیقی کے حقیقی بھانجے عطاء اللہ قریشی صاحب کے عقد میں ہیں۔ ان کے دو لڑکے عطاء المنعم اور عطاء المحسن ہیں۔ ان سے چھوٹے جناب مولوی قاری رشید احمد صاحب ہیں ابتدائی نام عبدالستار رہے لیکن رشید احمد کے نام سے مشہور رہیں۔ ۲ر رجب ۱۳۶۳ھ مطابق ۲۴ر جون ۱۹۴۴ء کو پسرور میں پیدا ہوئے۔ شعبان ۱۳۷۰ھ میں ناظرہ قرآن پاک ختم کر کے حفظ کرنا شروع کیا۔ ۱۳ر جمادی الاولیٰ ۱۳۷۵ھ کو اپنے چچا مولانا قاری حافظ احمد اللہ صاحب سے قرآن مجید حفظ ختم کیا۔ (مطابق ۲۵ر دسمبر ۱۹۵۵ء) پھر دینی تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے۔ پہلے فارسی کا نصاب پڑھا، پھر ۶ر شوال ۱۳۷۶ھ بروز ہفتہ حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ پسرور تشریف لائے۔ وہیں انہیں سلسلہ قادریہ میں بیعت کر لیا۔ ۹ر شوال ۱۳۷۷ھ کو جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں داخل ہوئے ۱۳۸۱ھ تک وہیں پڑھتے رہے۔ شوال ۱۳۸۱ھ میں خیر المدارس ملتان میں داخلہ لیا۔ موقوف علیہ کی تکمیل کے بعد شعبان ۱۳۸۵ھ مطابق ۹ر دسمبر ۱۹۶۵ء کو دورۂ حدیث حضرت مولانا خیر محمد صاحب سے پڑھا۔

۱۹ر دسمبر ۱۹۶۵ء کو ان کا نکاح محترم شیخ عبدالصمد فاروقی ساکن محلہ فدیہ آباد ملتان کی دختر مسمات حفیظہ بی بی سے ہوا۔ نکاح حضرت مولانا خیر محمد صاحب نے پڑھا۔ ان کے تین بچے ہیں۔ بلال احمد محسن سعادت النساء اور قمر النساء۔

شوال ۱۳۸۵ھ سے مدرسہ حنفیہ قادریہ شاہی مسجد پسرور میں تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں ۱۹۶۷ء میں منشی فاضل اور ۱۹۶۸ء میں مولوی فاضل کے امتحانات پاس کئے۔ اب میٹرک کا امتحان بھی پاس کر چکے ہیں۔

ان سے چھوٹی صاحبزادی سلمیٰ بی بی ہیں، جو دینیات کے علاوہ میٹرک کا اس سال امتحان دے رہی ہیں۔ ان سے چھوٹی زبیدہ بی بی ہیں۔ یہ حافظہ اور قاریہ ہیں۔ ۱۳۹۲ھ میں انہوں نے مستورات کو رمضان کی تراویح میں مکمل قرآن پاک سنایا۔ اب مدرسۃ البنات میں پڑھاتی ہیں۔ اور ساتھ ہی اپنے بھائی صاحب سے فارسی اور عربی صرف و نحو کی کتابیں پڑھ رہی ہیں۔ آپ کی تمام صاحبزادیوں پر نئی تہذیب کا قطعاً کوئی اثر نہیں۔ بس اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چل رہی ہیں۔

آپ کے خلفاء

آپ کی جسمانی اولاد کے علاوہ روحانی اولاد ہزاروں کی تعداد میں ہے۔ ان میں سے جن خوش نصیبوں نے سلسلہ عالیہ قادریہ میں اسباق مکمل کئے اور آپ سے روحانی تربیت مکمل کی۔ ان کی تعداد بھی ایک درجن سے زائد ہے۔ ان کے نام اور پتے یہ ہیں:۔

(۱) جناب سید غلام رسول شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ پور رنگ کوہ نور ملز راولپنڈی۔

۲۔ مولانا محمد شریف صاحب ولد میاں لال دین صاحب انصاری فاضل مدرسہ امینیہ دہلی ساکن موہلن تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ۔

۳۔ مولانا عبدالحق صاحب ولد مولوی محمد اعظم صاحب فاضل دیوبند ساکن ظفروال ضلع سیالکوٹ

۴۔ مولانا غلام رسول صاحب ولد حاجی فتح محمد صاحب ساکن "ڈھوا" ڈیرہ غازی خان۔

۵۔ جناب مولوی غلام حسین صاحب ساکن جانگلے ڈاک خانہ سکھیکے ضلع گوجرانوالہ۔

(۶) مولانا عبدالقیوم صاحب ہزاروی مدرس نصرت العلوم گوجرانوالہ۔

(۷) جناب مولانا قاری جمیل احمد صاحب میواتی ولد محمد کریم اللہ خان صاحب رائے ونڈ، لاہور

(۸)۔ جناب مولانا محمد اسحاق صاحب فاضل دیوبند مسجد امن باغبانپورہ، لاہور

(۹)۔ جناب ڈاکٹر مناظر حسین صاحب نظر سابق ایڈیٹر خدام الدین ساکن آرائیں بازار لاہور

(۱۰)۔ جناب قاری ظفر احمد صاحب کھوکھر خطیب جامع مسجد واہگہ لاہور

(۱۱) جناب مولانا حافظ حکیم محمد اسماعیل صاحب فاضل دیوبند مدرس مدرسہ انوار العلوم بستی مرہانہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

(۱۲) جناب مولانا حبیب اللہ صاحب فاروقی فاضل دیوبند جامع مسجد بوڑی والی محلہ نیکا پورہ سیالکوٹ۔

(۱۳) حضرت مولانا قاضی عبدالحی چن پیر صاحب ہاشمی سابق استاذ جامعہ اسلامیہ بہاولپور حال خطیب مرکزی جامع مسجد حویلیاں اسٹیشن ہزارہ۔

(۱۴) جناب مولانا الحاج احمد عبدالرحمٰن صاحب فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک مسجد تقویٰ بالمقابل گورنمنٹ کالج نوشہرہ صدر، پشاور۔

تصنیفی خدمات

آپ نے دو درجن کے قریب کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ ان میں تحقیق متعہ۔ سوانح حضرت امام حسنؓ و امام حسینؓ۔ انوار صحابہؓ۔ انوار صحابیات۔ فضائل خدمت خلق، فضائل السلام علیکم۔ مسائل قربانی داماد علی و داماد نبی۔ فضائل اصحاب ثلاثہ اور آفتاب نبوت خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان کتابوں پر علمی جرائد و مجلات نے شاندار تبصرے کئے ہیں۔ تفصیل کے لئے راقم کی مرتب کردہ کتاب "حضرت مولانا بشیر احمد صاحب اور ان کے خلفاء" مطالعہ فرمائیں۔

کاروانِ جمعیۃ منزل بہ منزل

پاکستان میں شریعت اسلامی کے تدریجی نفاذ کا فیصلہ جلد ہو جانا چاہیئے

ملکی معیشت کو سود، سٹے اور جوئے سے پاک کر دیا جائے

قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹا کر غیر اہم آسامیوں پر تعینات کیا جانا چاہیئے

لاہور، ۲۵ ستمبر (نمایندہ خصوصی) مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پنجاب کے صدر مولانا عبیداللہ انور نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی تمام نیم فوجی رضاکار تنظیموں کو خلاف قانون قرار دے کر ان کا اسلحہ ضبط کیا جائے اور مختلف مقامات پر ہونے والے دھماکوں کی تحقیقات سے عوام کو مطلع کیا جائے۔ اگر ان تخریبی کارروائیوں کے پیچھے اس گروہ کا ہاتھ پایا جائے تو اس گروہ کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے۔

آپ یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

ایک سوال کے جواب میں مولانا نے بتایا کہ متحدہ مجلس عمل اس وقت تک قائم رہے گی۔ جب تک مجلس عمل کے تمام مطالبات تسلیم نہیں کر لئے جاتے۔ اس موقع پر جماعت اسلامی کے چودھری غلام جیلانی، مرکزی اہلحدیث پاکستان کے مولانا محمد اسحاق، جمعیۃ علماء پاکستان کے مولانا فیض القادری، مجلس احرار کے چودھری محمد اکرام، مسلم لیگ کے مسٹر بشیر احمد فخری ایڈووکیٹ، مسٹر بارک اللہ ایڈووکیٹ، مولانا نور احمد، قاری عبدالحمید، مولانا محمد اجمل اور مولانا محمد ریاض بھی موجود تھے۔

مولانا عبیداللہ انور نے کہا کہ قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے علیحدہ کرنے میں اب کوئی تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔ مجلس کی رائے میں اہم کلیدی آسامیوں پر متعین قادیانی ملازمین کو فی الفور عام آسامیوں پر منتقل کر دیا جائے۔ تاکہ مملکت کے راز ان کے قبضے میں نہ رہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی ایسی تمام تحریروں کو ضبط کر لینا چاہیئے۔ جن میں مختلف بانیان مذاہب کے خلاف مواد ہو۔ اس کے علاوہ ان کے غیر ملکی مشنوں کی سرگرمیوں اور مالیات کی پڑتال بھی کی جائے۔ اور اسرائیل میں ان کا مشن فوراً بند کر دیا جائے اس مشن سے عرب ممالک کے دل میں پاکستان کے بارے میں بجا طور پر شبہات پیدا ہوتے ہیں۔

مولانا عبیداللہ انور نے کہا کہ اگرچہ ختم نبوت کا مسئلہ دستوری طور پر طے پا گیا ہے۔ لیکن تحفظ ختم نبوت کا مسئلہ ابھی باقی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ اس خام خیال میں مبتلا ہیں کہ اس مطالبہ کی منظوری کے بعد قوم کو اسلام کے سوا کسی دوسرے ازم کی طرف موڑا جا سکے گا۔ وہ جتنی جلدی بھی اپنی اصلاح کر لیں بہتر ہے پاکستان اسلام کے نام پر اور اسلام کے لئے وجود میں لایا گیا تھا۔ اور یہ اسلام ہی کی سرزمین رہیگی اس لئے ہم تمام قومی راہنماؤں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اسلامی نظام کے نفاذ کو قومی نصب العین بنانے پر پوری توجہ دیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں شریعت اسلامیہ کے تدریجی نفاذ کا پروگرام فوری طور پر طے ہو جانا چاہیئے۔ جن شرعی قوانین کو بلا تاخیر نافذ کیا جا سکتا ہے۔ ان کے نفاذ کے بارے میں کوئی ٹال مٹول نہیں ہونی چاہیئے۔ تمام سرکاری تقریبات میں خلاف شریعت حرکات ممنوع قرار دے دی جائیں۔ ملکی نظام تعلیم اسلامی نظریات کے مطابق مرتب ہونا چاہیئے۔ ملکی معیشت کو سود، سٹے، جوئے اور ظلم و استحصال کی ہر شکل سے پاک کیا جائے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ناظم اعلیٰ کی طرف سے احباب کا شکریہ

ملتان۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد شریف جالندھری نے ایک بیان میں ان تمام حضرات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے پر مجلس تحفظ ختم نبوت کو خطوط تاریں اور پیغامات ارسال کئے مولانا نے فرمایا کہ بے شمار خطوط کا فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے۔ اس لئے اسی بیان کو جواب تصور فرمایا جائے۔ آخر میں مولانا نے ملک عزیز پاکستان کے تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ پاکستان کی پارلیمنٹ کے تاریخی فیصلہ کے خلاف مرزائیوں کے ردعمل کی نگرانی کریں۔ مولانا نے یہ بھی انکشاف کیا کہ مجلس غیر ممالک میں اپنے وفود بھیج رہی ہے جو منکرین ختم نبوت کا وہاں جا کر تعاقب کریں گے۔

قادیانیوں کو مسیحی عوام کے برابر درجہ نہ دیا جائے

ایک مسیحی لیڈر کا مطالبہ

سیالکوٹ۔ ایک مسیحی لیڈر مسٹر کے۔ ایم ایلڈر نے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو مسیحی عوام کے برابر کے درجہ کی اقلیت قرار نہ دیا جائے کیونکہ مسیحی اہل کتاب ہیں اور خود مسلمان عیسائیوں کی اس حیثیت کو تسلیم کرتے ہیں۔ جبکہ اس کے برعکس قادیانی اہل کتاب ہرگز نہیں۔ اور جس طرح مسلمانوں کو ان پر اعتراض ہے۔ اسی طرح عیسائیوں کو بھی ہے۔ اس لئے قادیانیوں کو مسیحی عوام کے برابر درجہ نہیں دیا جا سکتا۔

حلقہ وییہ ارباب غلام علی روڈ

کوئٹہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب

امیر مولانا عبدالغفور شیخ مستونگی مہتمم دارالعلوم قاسمیہ وییہ

نائب امیر اول و دوم	مولانا امان اللہ، مولانا محمد اسمٰعیل
ناظم عمومی	مولانا محمد سعدی بلتستانی
ناظم اول	مولانا عبدالخالق
ناظم دوم	صوفی غلام قادر
سالار اعظم	مولانا عبدالستار
ناظم نشر و اشاعت	"
خازن	مولانا یار محمد صاحب
ناظم دفتر	عبدالرحمٰن

مفتی رشید احمد رہا ہو گئے

جمعیۃ علماء اسلام کالاگوجراں ضلع جہلم کے راہنما مولانا مفتی رشید احمد آرشد گزشتہ روز رہا کر دیئے گئے۔ رہائی کے بعد کالاگوجراں میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے قادیانی مسئلہ طے ہو جانے پر مجلس کے قائدین اور ارکان پارلیمنٹ کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ اب ملک میں اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کی جدوجہد ہونی چاہیئے۔ آپ نے علماء پر زور دیا کہ اسلامی نظام کے نفاذ تک جدوجہد جاری رکھی جائے۔

مولانا قاضی عبداللطیف پر پابندی

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں کے ناظم حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب آف کلاچی پر ضلعی حکام نے لنڈی علاقہ شیرانی میں قیام پر عین اس وقت پابندی عائد کر دی جبکہ آپ اپنے شیخ حضرت صاحبزادہ عبدالحلیم نقشبندیؒ کی خانقاہ پر تراویح میں قرآن پاک سنانے کے لئے پہنچ چکے تھے ضلعی حکام نے قاضی صاحب کے وہاں قیام پر پابندی عائد کرتے ہوئے انہیں حکم دیا کہ وہ فی الفور واپس چلے جائیں۔

ضلعی انتظامیہ کے اس ناروا حکم پر پورے علاقہ میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے اور ملک حاجی محمد یوسف صاحب آف لنڈی، مولوی علم الدین آف لنڈی۔ حاجی سادہ گل آف لنڈی، مولوی محمد یعقوب آف لنڈی، مولوی عبیداللہ آف لنڈی۔ ملک غلام محی الدین شیخ میلہ اہران کے علاوہ متعدد دیگر راہنماؤں اور کارکنوں نے اس پر شدید احتجاج کرتے ہوئے پابندی واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے نائب امیر حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نے کلاچی میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اس ناروا پابندی کی مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ یہ حکم فی الفور واپس لیا جائے۔

اسیران ختم نبوت کی رہائی

مجلس عمل گوجرانوالہ کے جنرل سیکرٹری مولانا حکیم عبدالرحمٰن ڈکیٹر نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ تحریک ختم نبوت کے دوران ضلع گوجرانوالہ میں کم و بیش ٢٤٠ کے قریب افراد گرفتار ہوئے تھے۔ جن میں سے بیشتر رہا ہو چکے ہیں۔ دفعہ ٣٠٢ کے تحت گرفتار شدگان میں سے بھی ١٤ افراد گذشتہ روز ضمانت پر رہا ہو گئے ہیں اور باقیماندہ ١٠ افراد کی ضمانت کے لئے مجلس عمل کی مساعی جاری ہیں۔ آپ نے اس بات پر زور دیا کہ اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے مجلس عمل کو باقی رکھنا ضروری ہے۔

مولانا حبیب الرحمٰن انتقال فرما گئے

کیمبلپور۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع کیمبل پور کے رہنما اور علاقہ چھچھ کے مشہور بزرگ عالم دین مولانا حبیب الرحمٰن ١٩ ستمبر بروز جمعرات ½١٢ بجے دوپہر انتقال فرما گئے۔ مرحوم کو اسی دن ان کے آبائی قبرستان ویسہ ضلع کیمبلپور میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ نماز جنازہ میں علاقہ کے علماء اور عوام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

مولانا قاری سعیدالرحمٰن خطیب راولپنڈی نے مولانا مرحوم کی وفات پر شدید غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم اسلاف کے نمونہ اور اسلامی حمیت کا پیکر تھے علاقہ چھچھ ایک بہترین قائد سے محروم ہو گیا۔

بقیہ ـــ جمعیۃ طلباء اسلام

اپنا فرض پورا کیا ہے۔ خواہ وہ ایوبی آمریت پر ضرب کاری لگانے کا وقت ہو یا ١٩٦٥ء کی پاک بھارت جنگ میں شہری دفاع کا، تحریک بحالی جمہوریت میں رضاکارانہ گرفتاریوں کا مرحلہ ہو یا حالیہ تحریک تحفظ ختم نبوت میں رابطہ عوام، گرفتاریوں اور قربانیوں کا ـــ جمعیۃ طلباء اسلام ہر موقعہ پر آگے ہی آگے رہی ہے اور آئندہ بھی جب آپ متحد ہو کر کسی بھی نازک قومی مرحلہ پر ہمیں پکاریں گے ہمیں مجاہدین ملت کی صف اول کے غازی پائیں گے۔

آخر میں ہم سلام کرتے ہیں ان تمام علماء کرام تاجران، طلباء، وکلاء اور عوام الناس کو جنہوں نے اکابرین کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو اس عظیم فریضہ کی تکمیل کے لئے پیش کیا۔ والسلام

محمد اسلوب قریشی
صدر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان

(١) رانا شمشاد علی خاں
صدر جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب

(٢) سلطان احمد خاں
صدر جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد

(٣) سید عبدالغفور شاہ
صدر جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ

(٤) سکندر خاں
صدر جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ بلوچستان

مولانا محمد رمضان کا عزم حرمین شریفین

میانوالی۔ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی فریضۂ حج کی ادائیگی کے لئے مورخہ ٢٧ ستمبر کو روانہ ہو گئے۔ حضرت کے دیئے گئے تمام پروگرام سابقہ منسوخ متصور فرمائیں۔ احباب مطلع رہیں اور دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔ (احمد سعید مسجد زرگراں میانوالی ناظم ضلعی جمعیۃ)

مدرسہ مظاہر العلوم کوٹ ادو کا داخلہ

حسب معمول پانچ شوال سے شروع ہو رہا ہے شعبہ تجوید کے لئے عمدۃ القراء قاری میاں محمد صاحب کیمبلپوری مستند استاذ القراء قاری عبدالمالک صاحبؒ کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ گذشتہ سال تیرہ تجربہ کار اور ماہر فن اساتذہ کے تحت حفظ و ناظرہ تجوید اور فارسی و عربی کے مختلف علوم و فنون میں پانچصد کے قریب مسافر و مقامی طلبا زیر تعلیم رہے۔ جن پر ٧٧/٧٨ ہزار روپیہ خرچ ہوا۔

محمد عبدالجلیل ناظم مظاہر العلوم رجسٹرڈ کوٹ ادو فون ٧٩

مدرسہ عربیہ قادریہ تلمبہ کا داخلہ

مدرسہ عربیہ قادریہ تلمبہ عرصہ بیس سال سے قابل قدر علمی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ درجہ عربی و فارسی موقوف علیہ تک کتب تجربہ کار و محنتی اساتذہ حضرات پڑھاتے ہیں۔ درجہ حفظ و ناظرہ الحمدللہ خوب ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ لہذا محنتی طلباء کرام دس شوال تک داخلہ کی اطلاع بھیج دیں۔ طلباء کرام کی رہائش، خوراک و ضروریات زندگی کا مدرسہ کفیل ہوتا ہے۔

سید نیاز احمد گیلانی
مہتمم مدرسہ قادریہ تلمبہ ضلع ملتان جنرل سیکرٹری جمعیۃ صوبہ پنجاب

مدرسہ عربیہ قاسمیہ شرف الاسلام، رجسٹرڈ چوک منڈا ضلع مظفرگڑھ

مدرسہ ہذا علاقہ بھر میں اہلسنت کی مرکزی درسگاہ ہے۔ مدرسہ میں امسال بھی پانچ فاضل اساتذہ کی زیر نگرانی ایک سو طلباء علم دین حاصل کرتے رہے۔ جن میں سے پچاس مسافر طلباء کی ضروریات کا مثلاً خوراک، رہائش۔ کتب وہمہ قسمی ضروریات کا مدرسہ ہی کفیل ہے۔

مدرسہ میں مشکوٰۃ شریف۔ جلالین شریف، قاضی حمداللہ وغیرہ تک جملہ کتب کی احسن طریق پر تعلیم دی جاتی ہے مدرسہ میں سالانہ ٢٥ ہزار روپے نقد اور دو صد من گندم کا مصرف ہے۔ مدرسہ سے فیضیاب ہو کر کئی علماء کرام اور حفاظ عظام اس وقت ملک میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ مدرسہ میں ایک جامع مسجد بھی زیر تکمیل ہے آپ بھی اس کار خیر میں حصہ لے کر ثواب حاصل کریں اور زکوٰۃ و صدقات، فطرانہ، چرم قربانی ہر موقعہ پر مدرسہ کو یاد فرما کر اس کام میں حصہ دار بنیں۔ مدرسہ کی دو سالہ روئداد طبع ہو چکی ہے مفت طلب فرمائیں۔

محمد عبدالمجید صدر مدرس و ناظم اعلیٰ مدرسہ جامعہ قاسمیہ چوک منڈا ضلع مظفرگڑھ

داخلہ جامعہ عربیہ دارالتوحید والسنۃ

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی قاری کلاس کا داخلہ ابتداء شوال سے شروع ہو رہا ہے۔ امیدواران داخلہ فن تجوید کے ماہر استاذ مدرسہ تجوید القرآن موتی بازار لاہور کے سابق مدرس استاذ القراء قاری عبدالستار صاحب اور درس نظامی کے قابل استاذ حضرت مولانا فضل رازق صاحب کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔

قاری کلاس کے داخلہ کے لئے مکمل حافظ یا مستند عالم ہونا شرط ہے۔ بیرونی طلباء کی تمام ضروریات مدرسہ کفیل ہوگا

(نوٹ) گوجرانوالہ میں شیرانوالہ باغ کے سامنے ریلوے پھاٹک عبور کر کے منڈھیالہ تیغہ کے لئے تانگے ملتے ہیں۔

(مولانا) عبدالشکور مہتمم جامعہ عربیہ دارالتوحید والسنۃ منڈھیالہ تیغہ ضلع سیالکوٹ

طلباء کی سرگرمیاں

ہم اپنی جدوجہد مکمل اسلامی نظام کے نفاذ تک جاری رکھیں گے

(محمد اسلوب قریشی)

اسیرانِ ختم نبوت کو فی الفور رہا کر دیا جائے، حکومت سے سید مطلوب علی زیدی کا مطالبہ

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے صدر جناب محمد اسلوب قریشی نے کہا ہے کہ ہم اپنی جدوجہد اس وقت تک جاری رکھیں گے۔ جب تک کہ پاکستان میں مکمل اسلامی نظام کا نفاذ نہیں ہو جاتا۔ قریشی صاحب لاہور میں یوم تشکر کے موقع پر جمعیۃ طلباء اسلام کے جلسہ سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے تحریک کی کامیابی پر پوری قوم کو مبارکباد دی ہے اور کہا ہے کہ یہ ملتِ اسلامیہ کے اتحاد کی برکت ہے کہ آج ہمیں یہ روز سعید دیکھنا نصیب ہوا۔ لیکن ہمیں اسی مقام کو اپنی منزل نہیں سمجھنا چاہیئے بلکہ اس وقت تک اتحاد کو برقرار رکھنا چاہیئے۔ جب تک پاکستان میں مکمل اسلامی معاشرہ تشکیل نہیں پا جاتا اور یہاں کے حکمران اسلام کو صحیح صورت میں نافذ نہیں کرتے۔

جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ کے مرکزی ناظم سید مطلوب علی زیدی نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ وہ اسیرانِ ختم نبوت کو فوری رہا کر دے اور تمام مقدمات واپس لے۔

ملتان

یوم تشکر کے موقع پر مقامی جمعیۃ نے مزار امیر شریعت رحمہ پر قرآن خوانی کا اہتمام کیا اور نماز شکرانہ ادا کی۔ شام کو عصرانہ اور رات کو ایک عظیم جلسۂ عام منعقد کیا۔ جس میں جناب محمد احمد محمودی رانا محمد یوسف عبدالمجید عاصم اور دیگر طلباء راہنماؤں نے خطاب کیا عوام میں کھانا بھی تقسیم کیا گیا اور ضلعی راہنماؤں نے پورے ضلع کا دورہ کیا اور ہر جگہ یوم تشکر کے سلسلہ میں جلسہ عام منعقد کئے۔

کراچی

کراچی میں یوم تشکر کے موقعہ پر ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد کیا گیا جس میں کراچی ڈویژن کے ناظم عمومی جناب عبدالبر سکھر گاری۔ جناب محمد اقبال ایس، آر اعوان، حمیداللہ خاں، عطاء الحد، محمد رفیق حمید الحسینی اور شبیر احمد کشمیری نے خطاب کیا۔

حلقہ مضافات کے کنوینر جناب اویس احمد ادیب نے اس خوشی کے موقعہ پر اراکین جمعیۃ طلباء اسلام کے اعزاز میں مقامی ہوٹل میں ایک استقبالیہ تقریب منعقد کی۔ جس میں کراچی کی علاقائی شاخوں کے علاوہ ڈویژنل راہنماؤں نے بھی شرکت کی۔

تربیتی اجلاس

گذشتہ دنوں ۵ ستمبر کو جمعیۃ طلباء اسلام تحصیل خانیوال اور کبیروالہ کے کارکنوں کا تربیتی اجلاس دفتر جمعیۃ خانیوال منعقد ہوا۔ ہر دو اجلاس کی صدارت مولانا محمد اشرف اور شاہ عالم صاحب نے کی۔ اجلاس میں خانیوال، کبیروالہ، مخدوم پور، عبدالحکیم کچا کھوہ اور تلمبہ کے کارکنوں نے شرکت کی۔ جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے ناظم نشریات محمد فاروق قریشی، ضلعی سرپرست جناب اکرام القادری صاحب ضلع ملتان کے ناظم نشریات جناب یوسف ولی اللہی کے علاوہ جناب محمد اسلم جمالی۔ نصر محمود شاہد نے طلباء کو جمعیۃ کا پروگرام اور لائحہ عمل بتایا۔ اجلاس کے فیصلے کے مطابق آئندہ تربیتی اجلاس ۲۰ اکتوبر ۱۹ رمضان المبارک کو کبیروالہ میں منعقد ہوگا۔

ہائے او موت! تجھے موت ہی آئی ہوتی

جمعیۃ طلباء اسلام کمالیہ کے دو راہنما جناب محمد مسعود صاحب اور جناب عقیل الرحمٰن صاحب گذشتہ دنوں دریائے راوی میں ڈوب کر شہید ہو گئے۔ جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے صدر محمد اسلوب قریشی ناظم عمومی سید مطلوب علی زیدی۔ ناظم عبدالمتین چوہدری ناظم نشریات محمد فاروق قریشی، خازن جناب میاں محمد عارف نے اس حادثہ پر گہرے رنج والم اور پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ مرکزی دفتر میں مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

میانوالی

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع میانوالی کے کارکنوں کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔

صدر	شیخ محمد یوسف
نائب صدر	حافظ عبدالجلیل
ناظم عمومی مسعود نیازی۔ ناظم محمد منیر اقبال	
ناظم نشریات	قاضی جمشید عالم
ناظم مالیات	ملک محمد یوسف

تمام شاخیں متوجہ ہوں

عزیز دوستو! آپ کی خدمت میں اس سے پیشتر بھی عرض کیا تھا کہ شعبہ نشریات کی طرف سے مختلف النوع لٹریچر شائع ہو رہا ہے۔ لہذا اپنے علاقہ کی ضرورت کے مطابق فوری آرڈر بھیج دیں تاکہ آپ کو لٹریچر جلد مہیا کیا جا سکے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کی ذرا سی سستی تنظیمی کمزوری کا باعث بن جائے۔ اس بات کا لحاظ رکھیں کہ آرڈر کے ساتھ رقم کا آنا بھی ضروری ہے۔ بعض شاخیں اتنی دیر سے آرڈر بھیجتی ہیں کہ پہلی اشاعت ختم ہو جاتی ہے اس طرح ان کو کافی انتظار کی کلفت برداشت کرنی پڑتی ہے۔ نئے لٹریچر اور قیمت کا خاکہ درج ذیل ہے

۱۔ نظامِ تعلیم کی اہمیت	صرف چھ روپے سینکڑہ	
۲۔ قادیانیت اور پاکستان	۱۰	” ”
۳۔ جمعیۃ پر ایک نظر	۱۰	” ”
۴۔ ہم کیسے کام کریں؟	۱۰	” ”
۵۔ گتے کا بیج	۲	” ”
۶۔ بڑا بیج (ہوسٹلوں اور دفتروں کیلئے)	۵ روپے	”
۷۔ بنیادی پروگرام (ایک ورقی اشتہار)	۲	” ”
۸۔ بے نمازکے لیے حکم (دکانوں دفتروں میں آویزاں کرنے کے لئے خوبصورت چارٹ)	۳۰/ روپے سینکڑہ	
۹۔ اسلام کن سے سیکھیں؟	۶	” ”

۱۰۔ عزم نو (جس میں جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کی تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں مکمل کارکردگی کا جائزہ شامل ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی کاپی

آخر میں پھر گذارش ہے کہ علاقے کی نشریاتی ضرورت کے مطابق فوری آرڈر اور رقم ارسال فرمائیں۔ والسلام! آپ کا بھائی

محمد فاروق قریشی

ناظم نشریات جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان

اظہار تعزیت

انجمن خدام الاسلام حیدرآباد کے سرگرم کارکن جناب عمر دراز صاحب کی گذشتہ دنوں جوانمرگی پر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے صدر جناب محمد اسلوب قریشی نے اظہار افسوس کرتے ہوئے موصوف کی دینی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا۔

پارلیمنٹ کے ارکان کو جمعیتہ طلباء اسلام کا خراجِ تحسین

یہ خط پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے تمام ارکان کو ارسال کیا گیا

مکرمی جناب ——— ممبر پارلیمنٹ پاکستان!

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

ناموس رسالت کے آئینی تحفظ اور مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کے تاریخی کارنامے کے سلسلے میں آپ کی بھرپور مساعی پر ہم جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کی طرف سے آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ آئندہ بھی قومی مسائل کے حل اور آئین میں اسلامی ترامیم کے موقع پر تمام بیرونی اثرات بالائی دباؤ سے آزاد ہو کر فرض شناسی اور دینی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے قوم کے وسیع تر مفاد اور رضائے الٰہی کے حصول کے لئے اپنی رائے کا اظہار کریں گے۔

ہم نے ۲۴ اگست کو بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر فتنۂ مرزائیت کے متعلق قوم کے جذبات، نوجوان طلباء کے عزائم اور اکابرین مجلس عمل کے مطالبات سے آپ کو زبانی طور پر آگاہ کیا تھا اور تحریری یادداشت بھی پیش کی تھی۔ اسی روز آپ کے ایمان افروز خیالات سے ہم یہ باور کر چکے تھے کہ جونہی یہ مسئلہ پارلیمنٹ میں پیش ہوگا، ممبران متفقہ طور پر عوام اور اسلام کے حق میں فیصلہ دے دیں گے۔ چنانچہ آپ ہماری توقعات پر پورے اترے۔ اور آج پوری قوم بلکہ عالم اسلام کے ۹۰ کروڑ مسلمان آپ کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔

محترمی! آج جبکہ وطن عزیز بے شمار مسائل کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ گرانی کا مسئلہ، بیروزگاری کا مسئلہ، نوجوانوں کی بے راہروی کا مسئلہ، ملکی دفاع کا مسئلہ، ہمسایہ ممالک سے تعلقات کا مسئلہ، بیرونی ممالک کے قرضہ جات کا مسئلہ، بلوچستان کا مسئلہ اور دیگر مسائل نے پاکستان کو "مسائلستان" بنا دیا ہے اور اب جبکہ آپ نے مسئلہ مرزائیت کے حل کرنے میں تاریخی کردار ادا کیا، قوم بجا طور پر یہ امید رکھتی ہے کہ آپ حب الوطنی، ملت دوستی اور معزز پاکستانی ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے ان مسائل کو مثبت انداز میں حل کر کے وطنِ عزیز کو ایک پاکیزہ پاکستان بنانے میں بھی اہم کردار ادا کریں گے۔ قوم نے آپ کو منتخب کر کے دراصل اپنے مسائل کے حل کی ایک بہت بڑی ذمہ داری آپ کو سونپی ہے۔ اگر آپ مسئلہ ختم نبوت کی طرح ایمانداری اور فرض شناسی سے ان تمام مسائل کا حل تلاش کریں تو انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب وطن عزیز اوجِ گردوں پر مانندِ ثریا چمک سکے گا۔

حقیقت میں اسلام ہی ایک ایسی طاقت ہے جو کہ پاکستان کو قائم رکھ سکتی ہے۔ ورنہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی وجہ بھی یہ تھی کہ ہم نے اسلامی نظام کو نہ اپنایا اور سات کروڑ مسلمانوں کا خطہ ہم سے الگ ہو گیا۔ آج اگر پاکستان کے چاروں صوبوں کو متحد رکھا جا سکتا ہے تو صرف اور صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ یہاں پر صحیح طور پر اسلامی نظام کو نافذ کر دیا جائے ورنہ دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی ان چاروں صوبوں کو متحد نہیں رکھ سکتی۔

تاریخ گواہ ہے کہ جب تک مسلمان حکمرانوں نے اسلام کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھا۔ مسلمان امن و سکون کی زندگی بسر کرتے رہے اور خوشحالی کا دور دورہ رہا۔ ماضی میں ہم دیکھتے ہیں کہ حاکم وقت جہاں انتہائی زیرک اور سیاسی رموز سے واقف حکمران ہوتا تھا وہاں وہ جید عالم دین بھی ہوتا اور علماء حق کی رہنمائی میں کاروبار حکومت چلاتا۔ حقیقت بھی یہ ہے کہ کوئی حکومت اسلامی حکومت اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک علماء حق کی سرپرستی میں ان کے مشورے سے نہ چلے۔ جب برسر اقتدار طبقہ نے علماء سے رابطہ منقطع کیا، مسائل نے جنم لینا شروع کر دیا اور اسلام کی وجہ سے جو برکات ہوتی تھیں وہ ختم ہوتی گئیں۔

ہم آپ سے یہ استدعا کریں گے کہ اس ملک کو حقیقت میں پاکستان بنانے اور عوام کے مسائل کو حل کرنے کی خاطر صحیح طور پر اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے علماء حق کی رہنمائی میں اپنی جدوجہد کو تیز فرما دیں۔ تاکہ جس مقصد کے لئے یہ ملک حاصل کیا گیا ہے وہ مقصد پورا ہوتا نظر آئے اور آئندہ نسلیں امن و سکون کی زندگی بسر کر سکیں۔

ہم آخر میں ایک دفعہ پھر آپ کو تاریخی فیصلہ پر مبارکباد پیش کرتے ہیں ——— فقط والسلام

محمد اسلوب قریشی صدر جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان

رانا شمشاد علی

صدر جمعیتہ طلباء اسلام صوبہ پنجاب

سلطان احمد خان

صدر جمعیتہ طلباء اسلام صوبہ سرحد

سید عبدالغفور شاہ

صدر جمعیتہ طلباء اسلام صوبہ سندھ

سکندر خان

صدر جمعیتہ طلباء اسلام صوبہ بلوچستان

قائدین مجلس عمل کی خدمت میں ہدیۂ تبریک

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے قائدین کی خدمت میں جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کی طرف سے عریضہ ارسال کیا گیا

مکرمی جناب . . . .

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

ناموس رسالت کے تحفظ اور فتنۂ مرزائیت کے استیصال کی عوامی تحریک کی جس بہترین انداز میں آپ نے مجلس عمل کی صورت میں رہنمائی فرمائی۔ ہم جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کی طرف سے آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ آج ان صحابۂ کرامؓ ——— جو مسیلمہ کذاب کی جھوٹی نبوت سے نبرد آزما ہوئے اور اس جہاد ختم نبوت میں جام شہادت نوش کیا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت کے ان شہداء ——— جنہوں نے اپنے خون سے اس تحریک کو سینچا۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور مولانا سید شمس الدین شہیدؒ کی مقدس روحیں بھی فرطِ مسرت سے جھوم جھوم کر ملت اسلامیہ کے مجاہدین ختم نبوت کو مبارکباد پیش کر رہی ہوں گی۔

یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ اکابر کی سیاسی بصیرت، عوام کے بے نظیر اتحاد، نوجوانوں کے شدید جذبات، علماء کے ٹھوس دلائل اور قادیانیوں کے زبردست بائیکاٹ کے سبب اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ اس عظیم کارنامے کا سہرا نہ کسی فرد واحد کے سر ہے نہ کسی سیاسی یا مذہبی جماعت کے، نہ حکومت کے اور نہ حزب مخالف کے، بلکہ اس تاریخی اتحاد اور عظیم فتح کا سہرا پوری پاکستانی قوم کے سر ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ جب بھی نفاذ شریعت اور ترویج اسلام کا مرحلہ اور قومی مسائل کا کوئی بھی نازک موڑ آئے گا۔ آپ اسی بے لوث جذبے اور ولولے کے ساتھ پھر متحد ہو کر قوم کی قیادت کا فرض ادا کریں گے۔ ہم جمعیتہ طلباء اسلام کی طرف سے آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہر نازک مرحلہ میں جمعیتہ طلباء اسلام کے رضاکار ماضی کی طرح بے مثال قربانیاں دیتے رہیں گے۔ ہماری تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی قوم پر کوئی کڑا وقت آیا جمعیتہ کے کارکنوں نے بے لوث ہو کر بغیر کسی نام و نمود کی خواہش کے

(باقی ص ۸ پر)

آئمہ فن رجال

کتاب "مشاہیر اسلام" کا ایک باب

ضیاء الرحمٰن فاروقی
مدنی منزل چوک بخاری
لائلپور

اسلامی تاریخ کا یہ عظیم اور معجزہ کارنامہ ہے کہ اس میں قدیم محدثین و مفسرین نے بڑی عرق ریزی اور محنت کے ساتھ اسمائے رجال کا حیرت انگیز تاریخی ذخیرہ جمع کیا اسمائے رجال میں صحابہ کے احوال تابعین اور تبع تابعین کے تذکرے شامل ہیں ان میں احادیث کے راویوں اور اسلام کے فرزندوں کے کردار و اخلاق اور انکی شخصیتوں کے حالات جمع کئے گئے ہیں تاکہ آنحضرت کے ارشاد و اقوال رہتی دنیا تک نسلاً بعد نسلٍ پہنچنے یا پہنچانے کے لیے کسی قسم کا روایتی ضعف یا سقم واقع نہ ہو۔

اسمائے رجال میں ۵ لاکھ آدمیوں کے سوانحی حالات جمع ہیں۔ جرمن کے مشہور فاضل ڈاکٹر اسپرنگر کی تحقیق ہے۔

"کہ اکیلے محمد کے حالات کی صحت و درستگی کے لئے مسلمان مصنفین اور محققین نے "اسمائے رجال" کی ترتیب و تدوین کا ایسا کارنامہ انجام دیا ہے کہ نہ کوئی قوم دنیا میں ایسی گذری نہ آج موجود ہے جس نے مسلمانوں کی مانند اسماءُ الرجال کا عظیم الشان فن ایجاد کیا ہو، جس کی بدولت آج ہمیں پانچ لاکھ اشخاص کے سوانحی حالات کا علم ہو سکتا ہے"

کتب تواریخ سے واضح ہوتا ہے کہ فن اسمائے رجال کی بنیاد دوسری صدی ہجری کے قریباً نصف میں پڑی۔ اس فن کے بانی اوّل شعبہ بن حجاجؒ تھے دوسرے بانی جنہوں نے پہلی کتاب اس فن میں مرتب کی یحییٰ بن سعید القطانؒ تھے۔ اوّل الذکر کا انتقال ۱۶۰ ہجری میں ہوا جب کہ ثانی الذکر کا سن وفات ۱۹۸ھ ہے۔

کتب اسمائے رجال میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ مذکور ہے کہ اس میں ہر راوی پر جرح و تعدیل کا قانون وضع کیا گیا ہے ہر ایک کے مناقب و فضائل کا پتہ کرکے اس کی نجی زندگی تک کو پرکھا گیا ہے۔ ہر تابعی و تبع تابعی کی تحقیق و تدقیق کی گئی ہے۔ ہر امام کا عیب ہر شیخ کا نقص کھول کھول کر رکھ دیا گیا ہے۔ تاکہ آنحضرتؐ سے لے کر ہم تک پہنچنے والی ہر بات صاف و شفاف آئینہ کی مانند عیاں ہو۔ اس میں کسی قسم کے کذب کا شائبہ نہ رہے۔ پھر راویوں کے مراتب مقرر کیے گئے۔ ساتھ ہی احادیث کی اقسام بنادی گئیں کہ یہ حدیث فلاں معتبر راوی کی مروی ہے۔ یہ حدیث فلاں قوی راوی سے منقول ہے۔ یہ حدیث ایسی ہے کہ جس کے راویوں میں ایک راوی کے حالات کا علم نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ یہ حدیث متن ہے یہ حدیث مرفوع ہے۔ یہ حدیث موضوع ہے وغیرہ وغیرہ

یہ سب اقسام راویوں کے مراتب کے پیش نظر بنائے گئے۔

ذیل میں کتب اسمائے رجال کے نہایت اہم مصنفین کا اجمالی سوانحی خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔

مورخ اسماء رجال علامہ ابو عبداللہ محمد بن سعد البیر بوعیؒ مؤلف "طبقات کبیر" ۱۲ جلد المعروف طبقات ابن سعد

امام بن سعدؒ ۱۵۹ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے آپ ابتداء ہی سے نہایت ذکی اور بلا کے حافظہ کے مالک تھے بڑے بڑے علماء ان کے سامنے ادب و احترام سے سر جھکاتے تھے۔

امام احمد بن حنبلؒ اور امام ذہبیؒ بھی ان کے اس مجموعہ تواریخ سے استفادہ کرتے تھے۔ علامہ موصوف کی کتاب طبقات ابن سعد کی پہلی دو جلدیں سیرۃ پر مشتمل ہیں۔ دوسری ۱۰ جلدوں میں صحابہ کرامؓ اور تابعین کے احوال مرقوم ہیں اسلامی تاریخ کا یہی وہ معتبر ذخیرہ ہے جس سے ہر زمانہ کے ہزاروں لوگوں نے فیض حاصل کیا ہے اور ہمیشہ حاصل کرتے رہیں گے۔ برابر محدثین مفسرین اپنی کتابوں میں اس کتاب کے حوالے دیتے آئے ہیں۔ اس دور میں یہ کتاب نایاب ہو چکی تھی۔ بسیار کوششوں کے بعد ۱۴ فضلاء کی، محنت اور بیش بہا سرمایہ سے یہ کتاب ہالینڈ میں چھپ چکی ہے۔

علامہ ابن سعد نے ۶۲ سال کی عمر میں ۲۲۳ھ میں بغداد میں انتقال فرمایا۔ مورخ اسماء رجال علامہ محمد بن اسمٰعیل المعروف امام بخاریؒ۔

امام بخاریؒ حدیث کے نابغہ روزگار امام ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑے مورخ اور فن رجال کے عظیم سیرت نگار تھے۔ امام موصوف نے اس فن میں تین بے نظیر اور بے مثال کتابیں مرتب فرمائیں۔ جن کے اسماء "التاریخ الکبیر" "التاریخ الاوسط" "التاریخ الصغیر" ہیں۔ تاریخ الکبیر میں آنحضرت کی سیرت کے واقعات بھی جابجا ہیں امام موصوف کی دوسری کتاب "تاریخ الاوسط" ابھی تک طباعت کے زیور سے آراستہ نہیں ہوئی ہے۔ اس کا قلمی نسخہ جرمنی کے سرکاری کتب خانے میں محفوظ ہے۔ "تاریخ الصغیر" میں صحابہ کرامؓ تابعین تبع تابعین کے سنوات، وفات، انساب، کنیتیں وغیرہ درج ہیں۔

مورخ فن رجال علامہ احمد بن عبداللہ العجلیؒ

امام موصوف نے فن رجال میں ایک کتاب مرتب کی جس کا نام "الجرح والتعدیل" تھا۔ آپ کا انتقال ۲۶۱ھ میں ہوا۔ مورخ اسماء رجال امام عبدالرحمان بن ابی حاتم الرازیؒ۔ امام عبدالرحمٰن نے بھی اس فن میں ایک کتاب مرتب کی۔ جس کا نام بھی "الجرح والتعدیل" تھا۔ موصوف کا انتقال ۳۲۷ھ میں ہوا۔ مورخ اسماء رجال علامہ ابواحمد عبداللہ بن محمد ابن عدیؒ۔ علامہ ابواحمد نے اس فن میں ایک بے مثال کتاب مرتب کی جس سے پہلے اس انداز کی کوئی کتاب منصۂ شہود پر نہ آئی تھی۔ یہ کتاب اگرچہ راقم کی نظر سے نہیں گذری تاہم علماء کی رائے کے مطابق فن رجال میں یہ کتاب بلند مقام رکھتی ہے۔ کتاب کا نام "کتاب الکامل فی معرفۃ الضعفاء والمتروکین" ہے۔ علامہ کا انتقال ۳۶۵ھ میں ہوا۔ مورخ اسماء رجال حافظ ابوعمرو یوسف بن عبداللہ بن محمد عبدالبر القرطبیؒ حافظ موصوف کی کتاب "الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب" کے نام سے مشہور ہے یہ تاریخ رجال دو جلدوں میں مرقوم ہے۔ آپ کا انتقال ۳۶۵ھ میں ہوا۔

مورخ اسماءِ رجال حافظ عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسیؒ انہوں نے "الکمال فی معرفۃ الرجال" بلند پایہ تاریخ رجال مرتب کی۔ آپ کا انتقال ۶۰۰ھ میں ہوا۔

مورخ اسماءِ رجال علامہ ابن اثیرؒ علامہ موصوف کی تصنیف "اسدالغابہ فی معرفۃ الصحابہ" کے نام سے پانچ جلدوں میں علمی کتب خانوں میں معروف ہے۔ یہ کتاب تواریخ فن رجال میں نہایت معتبر و مستند سمجھی گئی ہے۔ اس کتاب میں ۷ ہزار صحابہؓ کا تذکرہ ہے۔ ابن اثیر کا انتقال ۶۳۰ھ میں ہوا۔

مورخ اسماءِ رجال حافظ جمال الدین یوسف المزیؒ

مورخ موصوف کی کتاب "تہذیب الکمال فی معرفۃ الرجال" کے نام سے علمی دنیا میں معروف ہے۔ حافظ جمال کا انتقال ۷۴۲ھ میں ہوا۔

مورخ اسماءِ رجال۔ امام ذہبیؒ المتوفی ۷۴۸ھ فن رجال میں امام موصوف نے "میزان الاعتدال فی نقد الرجال" (۳ جلد) مرتب کی ہیں۔

مورخ فن الرجال۔ حافظ ابوالفضل علامہ احمد ابن علی بن محمد بن علی حجر العسقلانی تواریخ رجال میں سب سے زیادہ مضبوط اور مفصل کتاب علامہ نے ۱۲ جلدوں میں لکھی اس کتاب کا نام "تہذیب التہذیب" ہے علامہ موصوف کا انتقال ۸۵۲ھ کو ہوا۔